Analysis of the Guardian And Ward (Amendment) Act 2021

(Proposed Law in the Senate of Pakistan)

By Research Department

WIL Forum

گارڈین اینڈ وارڈ ایکٹ 1890 کے سیکشن 17 میں ترمیم کا بل:

یہ بل سینیٹ میں سینیٹر محمد جاوید عباسی کی جانب سے پیش کیا گیا ہے اس کا مقصد بچوں کی حوالگی اور ملاقات کے لحاظ سے علیحدہ ہونے والے والدین میں ہونے والے تنازعات کا ازالہ کرنا ہے۔ ہمارے معاشرے میں دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے برعکس بچوں کی حوالگی (Custody) اور ملاقات (Visitation) سے متعلق مسائل خاندانی جھگڑے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور عموماً علیحدہ ہونے والے والدین بچوں کی Custody حاصل کرنے کے لیئے آخری عدالت یعنی سپریم کورٹ تک معاملے کو لیکر جاتے ہیں۔ اس تمام عرصے میں کسی بھی Parent کو Custody دینے کی ڈگری جاری کرنا اور قانون کی اصل بنیاد یعنی Welfare of the Minor کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور نابالغ بچہ non Custodial Parent کی محبت اور پیار سے محروم رہتا ہے نہ ہی ایسے بچے کی کوئی ذہنی ہم آہنگ non Custodial Parent کے ساتھ پروان چڑھ پاتی ہے۔

مجوزہ بل میں سیکشن 17 کے تحت داخل کی جانے والی درخواست جو کہ non Custodial Parent کی جانب سے کی جاتی ہے، اس دفعہ میں مزید ترمیم کی گئی ہے۔ ذیل میں اس ترمیم کا تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے۔
(نوٹ: مجوزہ بل اس تجزیہ کے آخر میں موجود ہے)

سیکشن 17 کے تحت اس سیکشن کے تحت والدین میں سے جس کے پاس بچے کی کسٹڈی نہیں ہوتی وہ عدالت میں درخواست دے کر ملاقات کا وقت مانگ سکتا ہے۔ تاہم مذکورہ بل میں اس سیکشن میں ترمیم کر کے اس میں ذیلی سیکشن 3 کے بعد مزید ذیلی سیکشن 4 کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت

(4) جب عدالت، ماں اور باپ کے درمیان، بچے کی کسٹڈی کا فیصلہ کرے گی تو ساتھ ہی non Custodial Parent کے لیئے Visitation اور Occasional Custody کے حقوق کا بھی فیصلہ کرے گی۔ جو کہ سال میں 30 دن کے لئے ہو سکتی ہے۔

تجزیہ:

اس سے پہلے سیکشن 17 کے تحت ایک سال میں اگرچہ 24 دن تک کی ملاقات یا کسٹڈی کا قانون موجود ہے ایک سال کے اندر جس کے پاس مکمل کسٹڈی نہ ہو تو عدالت سیکشن 17 کے تحت ہی والد یا والدہ کو ملاقات کی اجازت عطا کرتی ہے۔

تاہم گارڈین اینڈ وارڈ ایکٹ بلخصوص اس کا سیکشن 17 عرصہ دراز سے بہت زیادہ تنقید کا موضوع رہا ہے خود جج حضرات بھی چونکہ قانون کے پابند ہیں لیکن فیصلہ کرتے ہوئے یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس پر خوش نہیں ہوتے۔ اگرچہ اس قانون کا اصل مقصد تو بچوں کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے لیکن وہ بھی فلاح کیا ہی فلاح ہوگی جس میں والدین دونوں میں سے ہی کسی ایک سے زندگی میں ہی الگ کر دیا جائے اگرچہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ طلاق یا خلع کے بعد والدین کا ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھا رہنا تو ممکن نہیں تاہم بچوں کی کسٹڈی کا فیصلہ کرتے ہوئے بچوں کی فلاح دیکھنے کے لئے صرف والدین کی مالی حیثیت یا مقام نہیں ہونا چاہیے بلکہ بچوں کی ویلفیئر محض مالی اعتبار سے ہی نہیں اس کے علاوہ بچے کو ماں اور باپ دونوں کے صرف محبت ہی نہیں بلکہ انکے وقت بھی درکار ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں زیادہ تر کیسز میں یہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ عدالت فیصلہ کرتے ہوئے بچوں کی فلاح کو ماں یا باپ کی مالی حیثیت سے مشروط کر دیتی ہیں حالانکہ ماں یا باپ دونوں میں سے کسی ایک کی بھی مالی حیثیت کمزور بھی ہو تو والدین میں سے جس کسی کو مستقل کسٹڈی دستیاب نہ ہو تو بھی ماں یا باپ دونوں میں سے کسی کو بھی عارضی کسٹڈی سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ ضروری نہیں ہے کہ والدین میں سے کوئی ایک ایسے سازگار اور خوشحال حالات نہیں رکھتا کہ مستقل کسٹڈی رکھے لیکن سیکشن 17 کے تحت دی جانے والی درخواست کے تحت عدالت کو نہ صرف درخواست دہندہ کی خواہش دیکھنی چاہیے بلکہ درخواست دہندہ کی حوصلہ افزائی بھی کرنی چاہیے کیونکہ ایسے بہت سے والدین ہمارے معاشرے میں ایسے بھی ہیں کہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ پر عدالتی پیچیدگیوں اور لاعلمی کے باعث عدالتوں کا رخ ہی نہیں کرتے اور کچھ تو اس طرح کے لوگ ہیں جو نہایت بے حس ہوتے ہیں کہ چلو اچھا ہے کہ انھیں نہ بچے پالنے پڑیں گے اور نہ ہی خرچہ ہوگا اور دوسری شادی کر کے مزید بچے پیدا کر لیں گے۔ ان ہی حالات میں کئی سنگل پیرنٹ نہ صرف بچے کی کفالت کر رہے ہیں بلکہ تمام تر خرچہ خود تنہا برداشت کر رہے ہیں۔ اس میں اگرچہ خواتین کی تعداد زیادہ ہے۔ لیکن مردوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے جہاں خواتین بچوں سے لاتعلق ہو جاتی ہیں کہ انھیں کسی اور سے شادی کرنی ہوتی ہے اور اس شادی میں بچے رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

دوسری طرف ایسی خواتین بھی ہیں جو محض دوسری شادی اس لئے نہیں کرتی ہیں کہ اگر انھوں نے دوسری شادی کی تو ان سے انکے بچے لے لئے جائیں گے۔ لہذا جو والدین عدالت سے سیکشن 17 کے تحت اپنی ملاقات کا حق مانگتے ہیں اور عارضی کسٹڈی رکھ کر وہ بچوں کے ساتھ وقت گزارنے کا خواہاں ہیں تو یہ نہ صرف ان کا حق سمجھ کر انہیں دینا چاہیے بلکہ بچوں کی ضرورت انکے نفسیاتی پہلو کو مدنظر رکھ کر بھی بچوں کی خیر خواہی کے تحت بچوں کو اس ماں یا باپ دونوں کی محبت و شفقت سے محروم رکھنا قرین انصاف نہیں۔ جذبات میں آ کر فریق مخالف اس درخواست کی بھرپور مخالفت کرتا ہے اس کو ڈر رہتا ہے کہ دوسری پارٹی کے پاس رات بھر کا وقت اگر بچوں کو مل گیا تو جو

ہمارے ساتھ بچوں کی قربت ہے وہ کم ہوسکتی جو کہ قطعی طور پہ درست نہیں۔ بچے دونوں کے ہیں حق بھی دونوں کے ہیں کسی کو کسی حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا ایسے میں عدالت کو جذبات سے نہیں بلکہ عدل سے کام لینا ہوگا اگر شرعی طور پہ ماں کا درجہ باپ سے 3 گنا زیادہ ہے تو 1/4 تو باپ کا بھی اگر دن کے 24 گھنٹے بچہ ماں کے ساتھ رہے تو ایک گھنٹہ پورے دن کا باپ کا بھی بنتا ہے اس طرح پورے مہینے اور سال کی کیلکیولیشن کی جاسکتی ہے اگر مہینے کے تمام راتیں بچہ ماں کے ساتھ گزارتا ہے تو چند راتیں 1/4 کے تحت باپ کے حصہ میں بھی دی جانی چاہیے۔ تاہم عارضی کسٹڈی دیتے وقت یہ بھی عدالت ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ بھی دیکھے کہ آیا عارضی کسٹڈی دینے سے بچوں کو کسی قسم کا نہ صرف نقصان نہ ہو بلکہ ایسا ماحول اور حالات فراہم کئے جانا ایسے فریق پہ لازم ہے جو عارضی کسٹڈی کا خواہاں ہے کہ وہ بہترین ماحول رکھتا بھی ہے اور بچوں کو فراہم کرنا بھی اسکی ذمہ داری ہے۔

ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عدالت سے عارضی کسٹڈی لے کر بچوں سمیت کہیں فرار ہوجاتے ہیں جس کے لئے فریق مخالف ایسے خدشات کے پیش نظر اس طرح کی درخواست کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں اس کے لئے بھی عدالت ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ چونکہ باپ کا حق اگرچہ سلب نہ کرے بلکہ ایسی ضمانت کا مطالبہ کرے کہ جس کی بدولت ایسے واقعات رونما نہ ہوں محض چند مقدمات میں ایسے واقعات پیش آنے کی وجہ سے ایسا کرنا تمام والدین کے ساتھ قرین انصاف نہیں بلکہ ایسے راستے نکالے جائیں کہ کسی بھی فریق کے ساتھ زیادتی نہ ہو کیونکہ بچے دونوں کے ہیں اور شریعت نے دونوں کو حق عطا کئے ہیں اس لئے کسی کے حق سے انکار قدرت الٰہی کے خلاف بھی ہوگا اور معاشرے میں بگاڑ کا سبب بھی بنے گا۔

ویسے بھی عدالتی ماحول کسی صورت میں بھی والدین اور بچوں کے لئے ملاقات کے لئے قطعی موزوں نہیں ہیں اور جس محبت اور وقت کے لئے سیکشن 17 میں استدعا کی جاتی ہے وہ محبت اور وقت عدالت کی چاردیواری میں محض 1 یا 2 گھنٹے میں ممکن ہی نہیں۔ عدالت میں ہر طرح کے لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے خاص کر ملزمان وہ بھی ہتھکڑیاں پہنے ہوئے عدالتوں میں پیش کئے جاتے ہیں جس کے اثرات معصوم ذہنوں پر پڑتے ہیں بچوں کو اس اذیت سے بھی بچانا عدالت انصاف کا ہی کام ہے۔ لہذا ایسی درخواست دائر ہونے کی صورت میں ماں یا باپ کے حق سے زیادہ بچے کا حق بھی مدِنظر رکھنا چاہیے کہ بچے کا ملنا بھی والدین سے ضروری ہے۔ ہماری یہ تجویز ہے کہ فیملی کیسز خاص طور پر گارڈین اینڈ وارڈ کے کیسز جس میں بچوں کو عدالت میں میٹنگ کے لیئے آنا ہوتا ہے، ان مخصوص مقدمات کے لیئے عدالت کو الگ دن مختص کردینا چاہیے تاکہ بچے عدالتوں کے ماحول کے منفی اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

Introduced on 25-1-2021

As
[~~TO BE~~ INTRODUCED IN THE SENATE]

A

Bill

further to amend the Guardian and Wards Act, 1890.

WHEREAS it is expedient further to amend the Guardian and Wards Act, 1890 (VIII of 1890) for the purposes hereinafter appearing;

It is hereby enacted as follows:-

1. Short title and commencement.— (1) This Act may be called the Guardian and Wards (Amendment) Act, 2021.

(2) It shall come into force at once.

2. Amendment of Section 17, Act VIII of 1890.— In the Guardian and Wards Act, 1890 (VIII of 1890), in section 17, after sub-section (3), the following new sub-section (4), shall be inserted, namely:-

"(4) While deciding the custody of a minor between mother and father, the court shall also decide about the visitation and occasional custody rights of the non-custodial parent which may extend to thirty days in one calendar year."

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

The objective of appointment of Guardian under the law is to ensure the welfare of the minor. Unfortunately in most of the cases in our society regarding the custody of minor and appointment of Guardian turns into family feud. Normally, the parents contest the cases till the last available forum. And even after the appointment of Guardian the non custodial parent has to suffer a lot and for their visitation rights they have to fight cases and then they could meet the children mostly in court premises. All these steps are taken to ensure the welfare of minor and to develop love and affection between the minor and parents but practically it is not possible to develop such sentiments in limited time of few hours and that too in a court premises where presence of people charged with heinous criminal cases could affect the minor adversely.

In the developed countries where both the parents have to work for their livelihood, they share the custody of their child happily but in our society the parent who has the legal custody never wants to share with the non custodial parent. This amendment seeks to address this pressing issue and acknowledge the right of non custodial parent by insertion of new sub section.

SENATOR MUHAMMAD JAVED ABBASI
Member-in-Charge